اخبارِ احمدیہ

ــ ربوہ ۲۳ ہجرت / مئی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو ابھی گردوں کی انفکشن ہے اور ضعف بھی ہے۔

احباب کرام درد و الحاح اور تضرع سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں کہ شافی مطلق ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ آپ کو ہر تکلیف اور ضرر سے محفوظ رکھے۔ آپ کے عالمگیر مقاصد عالیہ میں کامیابی عطا کرے اور آپ کا ہر لمحہ حامی و ناصر ہو۔ آمین

ــ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کی عمر دراز کرے اور آپ کا نگہبان ہو۔ آمین۔

قرآن کریم اور رمضان المبارک

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر بھی (روزوں کا رکھنا) اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُسے اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی اور اُن لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرط استطاعت) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اُس کے لیے بہتر ہوگا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ (تمہارا روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لیے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے

ٰ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ: مفسرین اس جگہ یہ معنے کرتے ہیں کہ جو طاقت نہ رکھتے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ان معنوں کو ہی اختیار فرمایا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ یُطِیْقُوْنَہٗ میں جو ہٗ کی ضمیر استعمال ہوئی ہے اس کے مرجع کے متعین نہ ہونے کی وجہ سے مشکل پیش آتی ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے اس مشکل کو الفوز الکبیر میں اس طرح حل کیا ہے کہ یُطِیْقُوْنَہٗ میں ہٗ کی ضمیر فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ کی طرف گئی ہے اس پر یہ اعتراض پڑتا تھا کہ یہ اضمار قبل الذکر ہے یعنی ضمیر پہلے آگئی ہے اور مرجع بعد میں ہے حالانکہ مرجع پہلے ہونا چاہیے تھا۔ اس کا جواب نحویوں نے یہ دیا ہے کہ فدیہ کا مقام چونکہ نحواً مقدم ہے یعنی مبتدا ہے اس لیے اس کی ضمیر اس کے ذکر سے پہلے آسکتی ہے۔ دوسرا اعتراض یہ پڑتا تھا کہ فدیہ مؤنث ہے اور ضمیر مذکر۔ اس کا جواب نحویوں نے یہ دیا ہے کہ فدیہ، طعام مسکین کا قائمقام ہے اور وہ مذکر ہے اس لیے فدیہ کی طرف بھی مذکر کی ضمیر پھر سکتی ہے۔ اس حل کے پیش نظر آیت کا ترجمہ یہ ہوگا کہ ان لوگوں پر جو فدیۂ رمضان کی طاقت رکھتے ہوں، ایک مسکین کا کھانا بطور فدیۂ رمضان باوجود بعد میں روزہ رکھنے کے دینا واجب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اس آیت کے معنے یہ فرمائے ہیں کہ جو طاقت نہ رکھتے ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ باب افعال کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ سلب کے معنے دیتا ہے بشرطیکہ اس کا استعمال کرنے والا کوئی قادر الکلام ہو اور یہ معلوم ہو جائے کہ عام معنے اس فعل کے اس موقعہ پر نہیں لیے جا سکتے۔ اس حقیقت کے پیش نظر ہم کو ماننا پڑے گا کہ عرب کے محاورہ میں دوسرے معنے بھی استعمال ہوتے ہیں ورنہ اگر دوسرے معنے استعمال نہ ہوں تو ہمیں اس قادر الکلام کو غلط گو کہنا پڑے گا۔ مگر یہ ناجائز بات ہے کہ ایک شخص جو عربی کی شُدبُد رکھتا ہے اس کے علم کی بنا پر ہم ایک قادر الکلام ہستی کو غلط گو قرار دیں یہی وجہ ہے کہ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ صرف و نحو خدا تعالیٰ پر حاوی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ صرف و نحو پر حاوی ہے کیونکہ زبانیں خدا تعالیٰ نے بنائی ہیں نہ کہ زبانوں نے خدا بنایا ہے پس ان سب امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اس آیت کے معنے یہ ہونگے کہ وہ لوگ جن کی طاقت کمزور ہو گئی ہے یعنی قریباً ضائع ہو گئی ہے وہ اگر روزہ نہ رکھیں تو چونکہ اُن کا روزہ نہ رکھنا محض اجتہادی امر ہوگا، مرض ظاہر کے نتیجہ میں نہیں ہوگا بلکہ کمزوری کے نتیجہ میں ہوگا۔ اور اجتہاد میں غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ اس لیے ان کو چاہیئے کہ اپنی اجتہادی غلطی پر پردہ ڈالنے کے لیے اگر ان کو فدیہ دینے کی طاقت ہو تو بیماری کے بہانہ سے روزہ نہ چھوڑیں بلکہ سلب طاقت کی بنا پر روزہ چھوڑیں اور غلطی کے امکان کا کفارہ اس طرح ادا کریں کہ وہ ایک مسکین کا کھانا ان دنوں میں دے دیا کریں۔

ٰ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں فلاسفر اور ہیئت دان بھی دلیلیں دیتے ہیں مگر اُن کے نتیجہ میں یا تو وہ گمراہیوں کو سچا ثابت کرتے ہیں اور یا

حدیث اور روزہ

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(بخاری جلد اوّل کتاب الصوم)

یعنی جو شخص ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ (بخاری)

جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے باز نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کو (ظاہری روزہ رکھ کر) اسے بھوکا پیاسا رکھنے۔ اور کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۚ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ
الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾

(ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں اس لیے
تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اُسے چاہیئے کہ وہ
اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُس پر اَور دنوں میں تعداد
(پوری کرنی واجب) ہوگی۔ اللہ تمھارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمھارے لیے تنگی نہیں چاہتا۔
اور (یہ حکم) اس نے اس لیے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور تا کہ تم تعداد کو پورا کر لو اور اس (بات) پر
اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تا کہ تم (اس کے) شکرگزار بنو۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾

اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تُو جواب دے کہ) میں (اُن کے) پاس
(ہی) ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اُس کی دُعا قبول کرتا ہوں سو چاہیئے
کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ
لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ
كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا
عَنْكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ
وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ
مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ
إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ
تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ
آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾

تمھیں روزہ رکھنے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانے کی اجازت ہے وہ تمھارے لیے
ایک (قسم کا) لباس ہیں اور تم ان کے لیے ایک (قسم کا) لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے
نفسوں کی حق تلفی کرتے تھے اس لیے اُس نے تم پر فضل سے توجہ کی اور تمھاری (اس حالت کی)
اصلاح کر دی۔ سو اب تم (بلا تامل) اُن کے پاس جاؤ اور جو کچھ اللہ نے تمھارے لیے مقدر کیا ہے اس
کی جستجو کرو۔ اور کھاؤ اور پیو۔ یہاں تک کہ تمھیں صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے
الگ نظر آنے لگے اس کے بعد (صبح سے) رات تک روزوں کی تکمیل کرو۔ اور جب تم مساجد میں
معتکف ہو تو اُن کے (یعنی بیویوں کے) پاس نہ جاؤ۔ یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں اس لیے
تم ان کے قریب (بھی) مت جاؤ۔ اللہ اسی طرح لوگوں کے لیے اپنے احکامات بیان
کرتا ہے تا کہ وہ (ہلاکتوں سے) بچیں۔

پھر دنیوی باتیں پیش کرتے ہیں، مگر قرآن کریم ایسی دلیلوں پر مشتمل ہے جو ہدایت کا رنگ رکھتی ہیں۔ بے مطلب اور بے غرض باتیں نہیں ہوتیں۔

[2] یعنی دائمی مریض نہ ہو۔ یا مثل دائمی مریض کے نہ ہو۔

[3] یعنی جب وہ تندرست ہو۔ یہ حکم بیمار کے لیے نہیں۔ سفر میں ہو اور دائمی مریض بھی نہ ہو تو اُس پر اَور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہے۔

[4] وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ کا عطف پہلے کسی جملہ سے نہیں ملتا اس لیے محققین نے اِس جگہ عربی قواعد کے مطابق واؤ کے بعد ایک جملہ محذوف قرار دیا ہے اس جملہ کا ترجمہ خطوط کے اندر کیا گیا ہے (دیکھو "املاء ما من به الرحمٰن")

[5] رَفَث کے معنے اصل میں جماع کے ذکر کے ہوتے ہیں۔ اس جگہ استعارۃً یہ لفظ جماع کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ مکہ والے سمجھتے تھے کہ روزہ دار کو رات کے وقت بھی اپنی بیوی کے ساتھ تعلق پیدا کرنا جائز نہیں، اس کی تردید کی۔

[6] لباس سے یہ مراد ہے کہ خاوند کی وجہ سے لوگ عورت پر الزام لگانے سے ڈرتے ہیں اور عورت کی وجہ سے خاوند پر الزام لگانے سے ڈرتے ہیں پس وہ ایک دوسرے کا لباس ہیں یعنی ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہیں۔

[7] مفسرین کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض مسلمان باوجود یہ جاننے کے کہ روزہ کی رات میں عورت کے پاس جانا جائز نہیں ایسا کر لیتے تھے پس فرماتا ہے کہ ہم نے یہ حکم اس لیے کھول کر بیان کر دیا ہے کہ تم گناہ میں نہ پڑو لیکن تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ کے معنے اپنے نفسوں کی حق تلفی کرنے کے بھی ہوتے ہیں اور وہی معنے ہم نے اس جگہ لیے ہیں کیونکہ وہ صحابہؓ کی شان کے مطابق ہیں اور مطلب یہ ہے کہ گو یہ حکم شرعی نہیں تھا مگر پھر بھی تم اپنی جانوں کو تکلیف میں ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ اب ہم نے شرعی حکم بتا دیا ہے تا کہ تم خواہ مخواہ اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالو۔

[8] عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ کے معنے ہیں أَصْلَحَكَ اللّٰهُ وَأَعَزَّكَ یعنی اللہ تیرے کاموں کو درست کرے اور تجھے عزت دے (اقرب)، ہم نے اسی محاورہ کے مطابق عَفَا عَنْكُمْ کے معنے یہ کیے ہیں۔ کہ اللہ نے تمھاری اس حالت کی اصلاح کر دی۔

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

(بخاری کتاب بدء الوحی)

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں بڑھ کر سخی تھے۔ اور زیادہ تر سخاوت آپؐ رمضان میں فرمایا کرتے تھے۔ جبکہ جبرائیل آپؐ سے ملتے تھے۔ اور جبرائیل آپؐ سے ماہ رمضان میں ہر رات ملا کرتے تھے۔ اور تمام قرآن کریم کا آپؐ کے ساتھ مل کر دَور کیا کرتے تھے۔ ان دنوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بارش لانے والی ہوا سے بھی اپنے جود و کرم سے بڑھ جاتے تھے۔

من نسی و هو صائم فاکل او شرب فلیتم صومه فانما اطعمه الله و سقاه

جس روزے دار نے بھول کر کھا پی لیا اسے روزہ پورا کر لینا چاہیئے یہ خدا تعالےٰ نے اس کو کھلایا پلایا تھا۔

بحرِ حکمت کے موتی، جوامعُ الکَلِم، جواہرُ الکلام

صَلٰوۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صَوم تجلّیِٔ قلب

تجلّیِٔ قلب سے مُراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھُلے کہ خدا کو دیکھ لے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صَلٰوۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صَوم تجلّیِٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّیِٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھُلے کہ خدا کو دیکھ لے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور رُوح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳)

"وہ شخص جس کا دل اِس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور مَیں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اِس دُنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہلِ دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلّفات شامل کر کے اِن مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۶۰)

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری اُمّتوں کی طرح اِس اُمّت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اِس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہِ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیّت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیّت دردِ دل سے تھی کہ کاش مَیں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اِس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اُسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ مَیں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اُوپر گراں گمان کرتا ہے کب اِس ثواب کا مستحق ہوگا؟" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۹)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چاند دیکھنے کی دعاء

سب سے پہلے جب ہم رمضان کا چاند دیکھیں۔ تو ہمیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ یہ دعا پڑھنی چاہیئے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا
بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ
وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ
رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ هِلَالُ
رُشْدٍ وَّ خَيْرٍ۔

(ترمذی کتاب الدعوات صفحہ ۱۸۳)

نیّت روزہ

اس کے ساتھ ہی روزہ کی نیت جو احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اس کے الفاظ بھی پڑھ لینے چاہئیں۔ کیونکہ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر موقوف ہوتا ہے

بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

یعنی میں ماہ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں

بلا وجہ اور بغیر کسی عذر کے ایک بھی روزہ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ کیونکہ احادیث مبارکہ میں اس کے متعلق سخت وعید آئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔

مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ
رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ
رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ
لَمْ يَقْضِ عَنْهُ
صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ
وَاِنْ صَامَهٗ۔

(بخاری کتاب الصوم)

مطلب یہ ہے کہ جس نے رمضان کا ایک روزہ بھی بغیر کسی عذر کے اور بیماری کے چھوڑا۔ اگر وہ سارے زمانے کے بھی روزے رکھے تو وہ اس کا کفارہ نہیں ہو سکتے اس لئے اس سلسلہ میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اعتکاف

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ تعالیٰ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ

(بخاری کتاب الاعتکاف فی العشر الاواخر ۲۷۱)

کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن ہمیشہ ہی اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ فوت ہو گئے پھر آپؐ کے بعد آپ کی ازواج اعتکاف بیٹھتی رہیں۔

لیلۃ القدر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

(ترمذی کتاب الدعوات ۲۱۱)

اے اللہ یقیناً تو معاف کرنے والا ہے۔ معافی کو پسند کرتا ہے۔ مجھے معاف کر دے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فدیہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ روزوں کی توفیق حاصل ہو

خدا قادرِ مطلق ہے وہ چاہے تو مدقوق کو بھی روزے کی توفیق دے سکتا ہے

"ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی اس سے توفیق حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شے خدا تعالےٰ ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ خدا تعالےٰ تو قادرِ مطلق ہے، وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے الٰہی! یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔۔۔۔۔"

"جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تُو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل۔ اس طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کرکے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۸-۲۶۰)

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا:-

جائز ہے

اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:-

جائز ہے

اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو۔ اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے۔ اس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:-

ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔

خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ صدقات، حج، اسلامی دشمن کا ذبّ اور دفع خواہ سیفی ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہیئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔

مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں

فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بناء آسانی پر رکھی ہے جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دے دیں۔ فدیہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۷ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من فطر صائماً کان لہ مثل اجرہ غیر انہ لا ینقص من اجر الصائم شیئ

(ترمذی کتاب الصوم باب فضل من فطر صائما صفحہ ۱)

یعنی روزہ افطار کرانے والے کو روزہ کے برابر ثواب ملتا ہے۔ بغیر اس کے اپنے روزے کے اجر میں کمی واقع ہونے کے۔

حدیث

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ. مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ

(مشکوٰۃ کتاب الصوم الفصل الثالث)

یعنی حضرت سلمانؓ فارسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو شعبان کے آخری دن خطبہ دیا فرمایا اے لوگو ایک بڑی عظمت والے مہینہ نے تم پر سایہ کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اسکے روزوں کو فرض اور راتوں کے قیام کو نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا قرب چاہے اس کو اس قدر ثواب ہوتا ہے گویا اس نے فرض ادا کیا جس نے اس میں فرض ادا کیا اس کا ثواب اس قدر ہے کہ گویا اس نے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کئے وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے وہ ہمدردی کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے اسکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اسکی گردن آگ سے آزاد کر دی جاتی ہے۔ اور اس کو بھی اسی قدر ثواب ملتا ہے اس سے روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں آجاتی ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ہم سے ہر ایک افطار نہیں کروا سکتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو ایک گھونٹ دودھ ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ افطار کرواتا ہے۔ جو روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو میرے حوض سے پلائیگا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا اوّل رحمت ہے اس کے درمیان میں بخشش ہے اور اس کے آخر میں آگ سے نجات ہے۔

ملفوظات

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے

بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھ لے تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گذرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۔ جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہِ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے انہی ایام میں روزے رکھے تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

کیا آپ نے صد سالہ جوبلی فنڈ کی امسال کی قسط ادا کر دی ہے؟ اگر نہیں کر سکے تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی جولائی میں تشریف آوری سے قبل ادا کر کے حضور انور کو دعا کیلئے پیش کیجانے والی فہرست میں اپنا نام لکھوائیں۔

واللہ الموفق۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے بارہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

انا فتحنا لک فتحاً مبیناً
خلیفۃ المسیح
امام جماعت احمدیہ

مکرمی سید میر محمود احمد ناصر صاحب امریکہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

۱۔ امریکہ کا صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا وعدہ اب 5,83,524 ڈالر ہے۔
اس کے بمقابل وصولی 1,39,977 ڈالر ہے۔
۲۹ فروری ۱۹۸۰ء تک آپ کی طرف سے 2,33,406 ڈالر
آنے چاہئیں تھے۔ گویا 93,429 ڈالر
کی کمی ہے۔ (نئے وعدوں کی وجہ سے اس میں کچھ کمی ہو جائے گی)۔

۲۔ میں نے آپ کو اس طرف اپنے مختلف خطوط میں توجہ دلائی تھی اور جو یہ تاکید کی تھی کہ وصولیوں پر پورا زور دیا جائے اس کا کچھ تو اثر ہوا ہے، یعنی وعدوں کی کچھ زیادتی ہوئی ہے اور وصولی میں بھی کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔ لیکن ابھی آپ ٹارگٹ میں بہت پیچھے ہیں۔

۳۔ مجھے وعدوں کی زیادتی کے متعلق صرف ویسٹ کوسٹ ریجن کی رپورٹ موصول ہوئی تھی جس سے یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی، کہ انھوں نے وعدوں کو چار گنا بڑھا دیا یعنی پہلے وعدے 18,418 ڈالر کے تھے اور اب بعد اضافہ 73,368 ڈالر کے ہو گئے ہیں۔

۴۔ اگر ویسٹ کوسٹ ریجن میں کوشش اور ہمت کرنے کے بعد اتنی زیادتی ہو سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ بقیہ ریجنز میں اگر اسی جوش اور ولولے کے ساتھ کام کیا جائے تو وعدے موجودہ وعدوں سے دگنا نہ ہو جائیں۔ اب آپ اسی کو ٹارگٹ رکھ کر اپنے وعدوں کو کم از کم تین گنا کرنے کی پوری سعی فرمائیں۔

۵۔ اسی طرح وصولیوں کے لئے پوری کوشش کریں کہ کم از کم 93,429 ڈالر کی جو کمی ہے وہ دو ماہ کے اندر پوری ہو جائے۔

۶۔ ہمارے سامنے کام بہت زیادہ ہیں اور روپیہ اس وقت تک اتنا نہیں جو ضرورت کو پورا کر سکے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا اور تمام کمیاں پوری ہو جائیں گی۔

۷۔ ہر پندرہ روز کے بعد مجھے مختصر رپورٹ کہ وعدوں میں کس قدر اضافہ ہوا اور اس پندرواڑے میں کتنی وصولی ہوئی دیتے رہیں۔ یہ رپورٹ تار کے ذریعہ بھی آسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور پورے جوش اور ولولہ کے ساتھ غلبہ اسلام کی اس مہم کو جو جماعت احمدیہ نے جاری کر رکھی ہے تیز سے تیز تر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

خلیفۃ المسیح الثالث

★ ★ ★

روزہ اور قرآن کریم

اگر انسان روزے کو زیادہ پاکیزہ اور مطہر بنانا چاہتا ہے۔ تو وہ ماہِ صیام میں قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کیا کرے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن روزہ اور قرآن ہی انسان کی شفاعت کریں گے۔ جیسا کہ آپ کا فرمان ہے۔

الصیام والقران یشفعان للعبد یقول الصیام ای رب انی منعتہ الطعام والشہوات بالنھار فیشفعنی فیہ و یقول القران منعتہ النوم باللیل فیشفعنی فیہ فیشفعان (البیہقی)

روزہ اور قرآن مجید بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا۔ اے میرے رب! اسے میں نے دن کے وقت کھانے پینے اور بُرے کاموں سے روکے رکھا۔ اس لئے میری سفارش قبول کر اور قرآن مجید کہے گا۔ اے میرے رب میں نے اس شخص کو رات جگائے رکھا تاکہ یہ تلاوت کرے نوافل اور تہجد پڑھے الخ جیسے میری سفارش قبول کر تو یہ دونوں سفارشیں قبول کر لی جائیں گی۔

فِیْ اٰخِرِہٖ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ ۔ (بخاری)

ترجمہ :۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) روزہ دار کو دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ ایک تو افطار کے وقت خوش ہوتا ہے۔ دوسری جب اپنے پروردگار سے ملے گا تو روزے سے خوش ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ، وَکَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرِیْلُ ۔ (مسلم ۔ بخاری)

ترجمہ :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور خصوصًا ماہِ رمضان میں آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی تھی، جب آپؐ حضرتِ جبریلؑ سے ملاقات کرتے تھے۔

لیلۃ القدر

جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل فرشتوں کی جماعت میں آتے ہیں اور ہر بندے پر خواہ وہ بیٹھا یا کھڑا ہو اور خدا کا ذکر کر رہا ہو۔ ان پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اور پھر جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے۔ پھر فرشتوں سے فخریہ طور پر کہتا ہے۔ اے فرشتو کیا اجر ہے اس کا جس نے اپنی ڈیوٹی پوری کرلی۔ فرمایا اے ہمارے رب۔ ان کی جزا یہ ہے کہ ان کو پورا پورا اجر دے۔ پھر ان کو کہا میرے فرشتو۔ میرے بندوں اور میری بندیوں نے جو کام ان کے ذمہ لگایا تھا پورا کر دیا۔ اور پھر دعائیں مانگتے ہوئے نکلے ہیں۔ میری عزت میرے جلال۔ میرے شرف اور بلند مرتبہ کی قسم۔ میں ضرور ان کی دعائیں قبول کروں گا۔ پس وہ جواباً کہے گا۔ تم واپس جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ اور میں نے تمہاری بدیوں کو نیکیاں کر دیا ہے۔ پھر فرمایا کہ وہ واپس بخشے ہوئے آئیں گے۔

روزہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات

روزہ پھر تیسری بات جو اسلام کا رُکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو رُوح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

□□□

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:۔

یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں

□□□

موعظہ حسنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:-

میں جب بھوپال سے رخصت ہونے لگا۔ تو اپنے استاد مولوی عبدالقیوم صاحب کی خدمت میں رخصتی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ سینکڑوں آدمی بطریق مشایعت میرے ہمراہ تھے۔ جن میں اکثر علماء اور معزز طبقہ کے آدمی تھے۔ میں نے مولوی صاحب سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسی بات بتائیں جس سے میں ہمیشہ خوش رہوں۔ فرمایا کہ "خدا نہ بننا اور رسُول نہ بننا" میں نے عرض کیا کہ حضرت میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی اور یہ بڑے بڑے عالم موجود ہیں غالباً یہ بھی نہ سمجھے ہوں گے۔ سب نے کہا ہاں ہم بھی نہیں سمجھے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ تم خدا کس کو کہتے ہو؟ میری زبان سے نکلا کہ خدائے تعالےٰ کی ایک صفت فعالٌ لما یرید ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرگذرتا ہے۔ فرمایا کہ بس ہمارا مطلب اسی سے ہے یعنی تمہاری کوئی خواہش ہو اور وہ پوری نہ ہو تو تم اپنے نفس سے کہو کہ میاں تم کوئی خدا ہو؟ رسول کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آتا ہے وہ یقین کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی سے لوگ جہنم میں جائیں گے اس لئے اس کو بہت رنج ہوتا ہے۔ تمہارا فتویٰ اگر کوئی نہ مانے تو وہ یقینی جہنمی تھوڑا ہی ہو سکتا ہے۔ لہذا تم کو اس کا بھی رنج نہ ہونا چاہیئے۔ حضرت مولوی صاحب کے اس نکتہ نے اب تک مجھ کو بڑی راحت پہنچائی ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

رمضان المبارک میں

صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان شریف میں تیز آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو، اس کو اسلام کی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلادیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کردیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں، فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تا اُن کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاءاللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کردیا جائے گا۔

AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, INC.
WEST COAST REGION
3336 MAYBELLE WAY
OAKLAND, CA 94619

Non-Profit Organization
U.S. POSTAGE
PAID
OAKLAND, CA
PERMIT No. 4263